بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر
فاضل مدینہ یونیورسٹی

یمحق اللہ الربٰوا و یربی الصدقٰت...!

حکومت نفاذِ شریعت کا وعدہ پورا کرے!

سود ظلم و ستم اور استحصال کا دوسرا نام ہے، جبکہ اسلام ہمدردی و غم خواری، ایثار و مروت، اخوت و محبت، شفقت و رحمت اور مودت و موانست کا پیامبر ہے! —— یہ وہ دین ہے جو لینے والے ہاتھ سے دینے والے ہاتھ کو بہتر قرار دیتا ہے اور ظلم سے کسی کا مال ہتھیانے کی بجائے "فی سبیل اللہ" دوسروں کو دینے کا قائل ہے —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ —— الاٰیۃ" (البقرۃ: ۲۷۶)

"اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے!"

"قرآنِ مجید نے سود خوروں کا حال یوں بیان فرمایا کہ:

"اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ —— الاٰیۃ!" (البقرۃ: ۲۷۵)

"وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں، (روزِ قیامت قبروں سے) یوں (حواس باختہ) اٹھیں گے، جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔"

یہی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے سود ترک کرنے کو ایمان کی شرط، جب کہ اس پر مصر رہنے کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے مترادف قرار دیا ہے:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ —— الاٰیۃ" (البقرۃ: ۲۷۹)

"ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جس قدر سود باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کے لیے (تیار ہوتے ہو)!"

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں، سب پر لعنت فرمائی اور سبھی کو اس جرم میں برابر کا شریک قرار دیا ہے:

"لعن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اٰکل الرّبٰو وموکلہٗ وکاتبہٗ وشاھدیہ وقال ھم سواء" (صحیح مسلم، بحوالہ مشکٰوۃ، باب الربٰو)

بلکہ فرمایا:

"الربٰو سبعون جزءًا ایسرھا ان ینکح الرّجل امّہٗ" (مشکٰوۃ باب الربٰو)

"سود کے ستّر حصّے ہیں، جن میں سے ادنیٰ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے صحبت کرے!"

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور لوگوں نے اس کے حصول کی خاطر تن من دھن کی قربانیاں صرف اس لیے دی تھیں کہ اس قطعۂ ارضی میں اللہ کے بندوں پر اللہ کا قانون نافذ ہوگا اور وہ اسلام کی برکاتِ وافرہ سے مستفید ہو سکیں گے ـــــ اسلامی تہذیب و تمدن کو ہندو تہذیب سے ویسے بھی کوئی مناسبت نہ تھی، مزید برآں ہندوستان میں اقتصادیات و معاشیات پر ہندوؤں کا مکمل کنٹرول تھا۔ اور غریب تو غریب رہے، جو چند کاروباری اور تجارت پیشہ مسلمان تھے، وہ بھی ہندو بنیے کے دستِ نگر، سود در سود کی بندھنوں میں جکڑے ہوئے تھے ـــــ ان حالات میں ان کے ذہنوں میں یہ تصور تھا کہ آزادی کے بعد ان کا اپنا الگ ملک ہوگا، جہاں اسلامی نظام کی عملداری ہوگی اور اس کے نتیجے میں لوگ زکوٰۃ کا مال اٹھائے شہر شہر، نگر نگر، قریہ قریہ اور بستی بستی گھومیں گے، مگر کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ملے گا ـــــ لیکن افسوس، ان کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا ـــــ ملک تو مل گیا، لیکن اسلامی نظام نہ مل سکا ـــــ انگریز اور ہندو سے نجات تو میسر آئی، لیکن انگریزی و ہندی ذہنیت سے چھٹکارا نہ مل سکا۔ چنانچہ ملک میں جہاں زندگی کے دیگر شعبے سخت بدحالی کا شکار ہیں، وہاں معاشی لوٹ کھسوٹ بھی عروج پر ہے، اور ہماری تمام تر معیشت کا دارومدار بدستور سُودی بنیادوں پر ہے ـــــ ہاں جب میں اور اب میں فرق یہ

ہے کہ گوری چمڑی والے انگریز کی جگہ اب کالی چمڑی والے دیسی انگریز نے لے لی، جبکہ ہندو بنیے کی ڈیوٹی اب خود مسلمان نے سنبھال لی ہے!

اگر یہ کہا جائے کہ نظام خداوندی، یعنی شریعتِ اسلامیہ سے جس قدر گھناؤنا مذاق ہمارے اس ملک میں ہوا ہے، شاید ہی کسی نے کیا ہو، تو بے جا نہ ہوگا —— یہاں کی تقریباً ہر حکومت نے برسرِ اقتدار آنے سے قبل نفاذِ اسلام کا نعرہ لگایا، مگر برسرِ اقتدار آنے کے بعد اس نے ہر وہ کام کیا جو مخالفِ اسلام تھا، ہاں اسلامی اصول و قوانین ہی سے راہنمائی لینے کی توفیق اسے میسر نہ ہوئی —— عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے بعض حکومتوں نے بلاسود بینکاری نظام جاری کرنے کا اعلان بھی کیا، مگر تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ صرف بینکوں میں ایک کھڑکی کا اضافہ ہے —— گویا شراب کی بوتل کا صرف لیبل بدلا گیا تھا، اندر شراب ہی تھی!

موجودہ حکومت آئی جے آئی (اسلامی جمہوری محاذ) کے پلیٹ فارم پر انتخاب لڑ کر اسلامی نظام کی عملداری کے وعدے پر برسرِ اقتدار آئی تھی —— چونکہ اس محاذ میں دینی جماعتیں بھی شامل تھیں، اس لیے امید بندھی تھی کہ اب ملک کو اس کی نظریاتی بنیادیں مل جائیں گی، لیکن یہ خوش فہمی جلد ہی رفع ہوگئی —— گزشتہ حکومتوں کی طرح اس نے بھی نہ صرف شریعت کی عملداری کے وعدوں کو پسِ پشت ڈال دیا، بلکہ اس کے وزیرانِ بے تدبیر نے وہ وہ گل افشانیاں کیں اور علمائے کرام کو ایسی ایسی مغلظات سنائیں کہ الامان والحفیظ! —— ظاہر ہے کہ علماء حضرات پر ان کی یہ تمام تر کرم فرمایاں اسلامی نظامِ معیشت سے عداوت اور شریعت کے استخفاف پر مبنی، اس سودی نظام کی حمایت و وکالت میں تھیں، جس کی مذمت میں کتاب و سنت کی چند نصوص اوپر ذکر ہوئیں —— لیکن حکومت نے جس کا کوئی نوٹس نہ لیا تو دینی جماعتیں اب حکومت سے الگ ہو کر اس کا ساتھ چھوڑ رہی ہیں —— حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ نوشتۂ دیوار پڑھیں اور اپنی پیش رو حکومتوں کے حالات سے بھی سبق حاصل کریں، جنھوں نے اگر اسلام سے وفا نہ کی تو کرسیٔ اقتدار نے بھی ان سے رسمِ وفا نہیں نبھائی! —— پس اگر ان کے ذہنوں میں اس دنیا کی بھلائی اور آخرت کی کامرانی کا کوئی تصور موجود ہے تو انھیں نہ صرف سودی نظام پر لعنت بھیج دینی چاہیے، بلکہ جملہ غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کر کے نفاذِ شریعت کا وعدہ پورا کرنا چاہیے —— جس کی حیثیت عوام سے کیے گئے محض ایک وعدہ کی ہی نہیں، بلکہ اللہ رب العزت کی طرف سے ان پر یہ ایک عائد شدہ فریضہ بھی ہے۔

—— وما علینا الا البلاغ!